حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

مدینہ الرسول میں

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے میزبان

حضرت

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون : ۴۱۸۷۶۴

Marfat.com

مدینہ الرسول میں

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے میزبان

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی

فون : ۱۸۷۶۴

Marfat.com

بنیادی عقیدہ

◎ اللہ ہمارا رب ہے، اور منزہ عن العیوب ہے۔

◎ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔

◎ قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب کلام ہے

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہرحال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے۔ دوران مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحۃً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں، تو اسکو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجیے۔ ہم اپنی عزت مقام اور جھوٹی انا کے مقابلہ میں ایمان کو بہرصورت ترجیح دیتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

"خالد بن زید سے کہہ دو کہ وہ نماز پڑھائیں"۔

یہ آواز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تھی۔ آپ نے یہ الفاظ اس وقت ارشاد فرمائے تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا اور مسجد نبوی میں نمازی امام کے انتظار میں کھڑے تھے---- صحابہ رضی اللہ عنہم جان نہ سکے کہ "خالد بن زید" کون ہیں۔ جب صفوں سے یہ نام پکارا گیا تو سب منتظرین حیران ہو کر اس وجیہہ اور خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگ گئے۔ جنہیں وہ خالد بن زید کے نام سے زیادہ "ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ" کی کنیت سے جانتے تھے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر و حضر
راہ علم میں آبلہ پائی کے درد سے لذت آشنا غلام رسول
اتباع رسول کی روشنیوں سے نور مند عظیم صحابی
پیری کی حواس شکن عمر میں شباب زلیخا کی تصویر
حق گوئی کے خوف آفرین پل صراط پر شعلہء نظر برق سوار
اہل تاریخ نے سلسلہء نسب یوں بیان کیا ہے۔

Marfat.com

خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف خزرجی

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ھند بنت سعد خزرجی تھا۔ مولد مدینتہ الرسول اور سن ولادت ہجرت سے اکیس سال پہلے عام الفیل تھی۔ آپ کے خاندان بنو نجار کو عربوں میں نہایت مقبولیت اور وقار حاصل تھا۔ سعادتوں کی انتہا کہ یہی خانوادۂ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناںہال ہونے کے فضل سے بہرہ مند تھا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس عظیم خاندان کے رئیس تھے۔

آپ کی زندگی کے افق پر سعادتوں اور تابندہ بختگیوں کا سورج اس وقت طلوع ہوا جب آپ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی دعوتی سرگرمیوں کے نتیجہ میں اسلام کی چوکھٹ پر بوسہ زن ہوئے۔ اسلام کے نور نے ان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی تڑپ پیدا کر دی۔ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق ان کو ہمہ دم بے تاب رکھتا۔ آپ ہمیشہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے پوچھتے جان کائنات کے حضور حاضری کب ہو رہی ہے۔

اعلان نبوت کا تیرہواں سال تھا کہ دل بے تاب سے اٹھنے والی آرزوں کو مژدۂ تکمیل سنایا گیا اور ایک قافلہء جاں مست اور کاروان دنیا سوز رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عاجزی دینے کے لئے روانہ ہوا۔ پچھتر افراد کے اس عظیم کارواں میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ شب عقبہ کی تنہائیوں میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست تقدیر بدل میں ہاتھ دے کر جو پیمان وفا باندھ رہے تھے وہ

Marfat.com

یہ تھا۔

خدائے بزرگ و برتر اور
رب ذوالجلال کی قسم
ہم اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ
آپ کی حفاظت کریں گے
ہم نامرد نہیں
ہم نے تلواروں کے سایوں میں پرورش پائی ہے

رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے ہی میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہزاروں سال پہلے لکھا ہوا تبع الحمیری کا خط ایک قاصد کے ذریعے پہنچا جسے پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مرحبا یا اخ الصالح
مرحبا اے میرے صالح بھائی

سوال یہ ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے سالہا سال سے اپنے خاندان میں چلنے والی اس امانت کے پہنچانے کے لئے اسی وقت کا انتخاب کیوں فرمایا۔ سوائے اس توجیہہ کے اور کیا معقول وجہ ہو سکتی ہے کہ آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں مدینہ کے کوچہ و بازار بھی گویا جشن منا رہے تھے۔ وادیء پرنور کا ہر ذرہ مسرتوں کی لہروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر گھر اور ہر در انتظار کے شوق میں "والضحیٰ" کی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ لوگ بے پایاں شوق اور فراواں ذوق سینوں میں سجائے ہر صبح شہر سے باہر نکل آتے۔ درد انتظار میں سوز سے معمور اشعار پڑھے

Marfat.com

جاتے۔ بچیاں دف بجاتیں اور پر درد گیتوں سے فضا لرز اٹھتی۔ عشاق' رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یاد کرتے اور آنسو بہاتے۔ وہ لوگ جو چلچلاتی دھوپ میں سارا سارا دن حرہ کی گرمی میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا شوق لئے کاٹ دیتے ان میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہوتے اور اس امید سے کہ میری تاریخی امانت کا حامل خط میرے شوق فراواں کا مظہر بن کر شاید مجھے میزبانیء رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے منتخب کروا دے۔

ایک روز دن کی روشنیوں کو رات کے اندھیرے الوداع کہنے کے لئے تیاری کر رہے تھے کہ ایک یہودی نے یہ آواز لگائی۔

"بنو قیلہ تمہارے صاحب آ پہنچے ہیں"

یہ آواز کیا ابھری کہ قبا و مدینہ کی فضائیں جھوم اٹھیں۔

نعرے گونجے

گیت تھرائے

دف بجے

بچوں نے مرحبا مرحبا کی صداؤں سے جنون و جذب کا عجب سماں باندھ دیا۔ قبا کی وادی حسن افروز نغموں کی صداؤں سے لبریز ہو گئی۔

طلع البدر علینا

من ثنیات الوداع

وجبت شکر علینا

ما دعا للہ داع

حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چند دن قبا ہی میں قیام فرمایا

Marfat.com

اور پھر یہ ضیائے حق اور نور رب یثرب کی طرف بڑھا اور اپنی نگاہ تزکیہ نواز سے اسے دھو کر رکھ دیا۔ آپ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے۔ ہر شخص محو انتظار تھا کہ اسکی قیام گاہ کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ میں اپنا آستاں قرار دیں گے لیکن کوکبہء نبوی آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔

خلوا سبیلھا فانھا ماموزۃ

اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔

قصوا آگے بڑھتی گئی اور اس قطعہء ارض پر جا پہنچی جہاں لاکھوں فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ "مسجد نبوی" کا جہاں بڑا دروازہ ہے بالکل اس جگہ پہنچ کر اونٹنی بیٹھ گئی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے نہ اترے۔ اونٹنی پھر اٹھی اور تھوڑی دور جا کر واپس آگئی اور پہلے والی جگہ پر پاؤں جما کر بیٹھ گئی۔ اس جگہ کے برابر میں مٹی سے بنا ہوا چھوٹا سا ایک گھر تھا جس میں دنیاوی سازوسامان کی بہتات نہ تھی۔ گھر کا مالک نہایت انکساری کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ مسکین ابو ایوب انصاری کا گھر ہے اجازت ہو تو سامان اتار لوں۔" حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تسکین قلوب اور تالیف ارواح کے لئے قرعہ ڈلوایا اور حسن اتفاق کہ قرعہ پھر حضرت رضی اللہ عنہ کے نام نکل پڑا۔ اس پر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اہلاً" و سہلاً" کہتے ہوئے اپنے گھر لے گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تقریباً" پانچ مہینے تک فروکش رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی نیاز مندی کے جو مناظر سامنے آئے وہ انہی کا حصہ

Marfat.com

ہیں- ایک مرتبہ پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا اور خطرہ ہوا کہ کہیں پانی نیچے بہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اذیت کا سبب نہ بن جائے- آپ نے اپنا لحاف اٹھا کر پانی پر ڈال دیا اور خود شب سرما جاگ کر کاٹ لی- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ میرا نیچے رہنا ابو ایوب اور ام ایوب کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے تو آپ اوپر تشریف لے گئے اور حضرت ابو ایوب نے اپنے کنبہ کے ساتھ سکونت نیچے رکھ لی-

صحبت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کے اندر اطاعت اور اتباع کا جذبہ اس قدر پختہ کر دیا تھا کہ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنا بچا ہوا کھانا آپ کو عنایت فرماتے تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی انگلیوں کے نشان تلاش کرتے اور پھر ان پر انگلیاں رکھ رکھ کر طعام تناول فرماتے-

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کھانا تناول نہ فرمایا- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ چونکہ میزبان تھے- آپ نے استفسار فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کھانا نہ کھانے کا سبب کیا ہے- نبیء کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرمانے لگے کہ کھانے میں لہسن تھا اور میں لہسن پسند نہیں کرتا- حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ جو آپ کو ناپسند ہے اسے میں ہمیشہ ناپسند رکھوں گا-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی کتاب زندگی اگر غور سے پڑھی جائے تو چند چیزیں نہایت نمایاں دکھائی دیں گی-

عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

راہ دین میں جہاد

Marfat.com

اصول دین پر استقامت

طلب علم میں شوق فراواں

حق گوئی میں شمشیر آب دار بنے رہنا

عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قبر انور پر ایک روز اس طرح مستاں و پیچاں بیٹھے تھے کہ بار بار آپ کا سرناز ضریح مبارک سے جا لگتا تھا اتفاق سے مروان کا وہاں سے گذر ہوا اور اس نے حضرت کے اس فعل پر اعتراض داغ دیا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے تمہیں یہ مٹی دکھائی دیتی ہے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں۔

غلبہء حق کے لئے جب بھی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جہاد کے لئے پکارا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ انکے ساتھ رہے۔ بدر' احد' خندق اور دیگر کون سی جگہ ہے جہاں اس مجاہد نے مال و جان کی قربانی نہ دی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء کے دور میں جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ دیگر مجاہدین کے ہمرکاب رہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں امیرمدینہ ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔ اس دوران آپ کی ذات سے اہل مدینہ نہایت خوش تھے۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے آپ کو نہایت پیار تھا۔ اسی حوالہ سے آپ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے ہمیشہ پرجوش رفیق رہے۔ ایک موقع پر فرمانے لگے مجھے کیا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی کا ساتھ نہ دوں۔ لوگو! تمہیں یاد نہیں کہ جب مدینہ میں حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کو بھائی بنا رہے تھے۔ مجھے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کہا کہ علی دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت آپ کی چشم نم سے ہمیشہ عکس ریز رہتی۔ محبوب خدا کی یاد نے آپ کو حفظ حدیث اور طلب دین کا متوالا بنا دیا تھا۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں مصر کے گورنر تھے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک حدیث آپ کے پاس محفوظ ہے۔ آپ نے پیرانہ سالی میں مصر کا سفر فرمایا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت عقبہؓ سے حدیث سیکھی اور واپس مدینہ شریف کی طرف کوچ فرمایا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کچھ دن آپ کو روکنا چاہا لیکن آپ نے یہ کہہ کر اجازت لے لی کہ تمہاری مہمان نوازی سے مجھے مدینتہ الرسول صلی اللہ علی نبیمنا الکریم کا سفر زیادہ محبوب ہے۔

وجہ نشاط قلب و نظر ہے دیار پاک
تاباں ہے مثل کاہکشاں رہگذر کی خاک
انوار مصطفیٰ سے مدینہ ہے تابناک
بیٹھی ہے جس کے حسن کی سارے جہاں میں دھاک

حق گوئی اور صدق پسندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جس زمانہ میں مصر کے گورنر تھے ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں ان سے تاخیر ہو گئی۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

Marfat.com

"عقبہ یہ کیسی نماز ہے؟"

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک کام کی وجہ سے تاخیر ہو گئی ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"تم صاحب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو
تمہارے ہر فعل سے گمان ہو گا کہ شاید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی
نماز تعجیل سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

حضرت عبدالرحمٰن نے کسی جنگ میں چند قیدیوں کے ہاتھ پاؤں بندھوائے اور انہیں قتل کروا دیا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے سخت گرفت فرمائی اور کہا کہ میں تو مرغی کو بھی اس طرح قتل کرنا پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ انسانوں کو یوں قتل کیا جائے۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے وحشیانہ قتل سے منع فرمایا ہے۔

ایک مرتبہ شام اور مصر میں دیکھا کہ پاخانے قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیثیں سنائیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب کسی مسئلہ میں اشکال ہو جاتا حضرت رضی اللہ عنہ کی رائے کو قطعی تصور کیا جاتا۔

ایک مرتبہ آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ

Marfat.com

تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر انکے لئے خالی کر دیا اور کہا ابو ایوب تم وہ ہو جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا۔

طبیعت میں حیاء کا غلبہ حد درجہ زیادہ تھا۔ اگر کہیں غسل کرنا ہوتا تو چار طرف کپڑا تان لیتے اور کمال ستر کا اہتمام فرماتے۔

قرآن مجید کی تلاوت سے شغف کی حد تک محبت تھی۔ ساری ساری رات عبادت میں کٹ جاتی۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہتے۔

آپ بڑے جذب و شوق سے لوگوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سناتے۔

جب نماز پڑھو تو یوں کہ معلوم ہو کہ یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

ایسی بات مت کرو جس پر تمہیں بعد میں معذرت خواہ ہونا پڑے۔

جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہو اس سے مایوس رہنے کا الزام برتو۔

۵۷ھ میں مسلمان جب روم پر حملہ آور ہو رہے تھے تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ پیرانہ سالی کے باوجود سینے میں شوق جہاد لئے اس کاروان عشق میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ نے تاریخی جملہ ادا فرمایا تھا کہ "ہلاکت جہاد میں نہیں ترک جہاد میں ہے"۔ سوئے اتفاق کہ اس سفر جہاد میں ایک بیماری پھیل گئی اور سینکڑوں لوگ اس وباء کا شکار ہو گئے۔

حضرت خالد بن زید

میزبان رسول

Marfat.com

غلام نبی

امین علم

رشک صداقت

داعیء حب و عشق بھی اسی وباء کا شکار ہو گئے۔ جب بیماری بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا۔

اذھبوا بجسمانی------

بعیدا--------------

بعیدا--------------فی ارض الروم

سن لو!

تم میرے انتقال کے بعد------------

میرا جنازہ اٹھا کر---------------

دور بہت دور تک------------------

جہاں تک ہو سکے------------------

میری میت جا کر دفنا دینا----------

اس لئے انہیں یقین تھا کہ دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا قیامت تک حصار ہو گی۔

ایک موقع پر آپ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں پہرہ دے رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھ کر اتنا خوش ہوئے کہ آپ نے دعا فرمائی۔

"اے ابو ایوب! اللہ تمہیں

اپنی امان میں رکھے کہ تم

Marfat.com

نے اسکے نبی کی نگہبانی کی"۔

آج بھی استنبول میں انکے مزار کے گرد اگرد دعائے رسول کے اس حصار کو دیکھا جا سکتا ہے۔

صحابیء رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے روضہ سے پھوٹنے والی روشنی یورپ کی

طرف بڑھ رہی ہے۔

اللہ اکبر!

میزبان رسول فیض رسول کا قاسم بن کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نئے سے نئے جہاں دہلیز نور پر کھینچ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!

سلام ہو اس کی ذات پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

سلام ہو اس کے افکار پر۔۔۔۔۔۔!!

سلام ہو اس کے زندہ جذبوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

سلام ہو اس کے اشواق و اذواق پر۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اور سلام ہو اس کی راہ چلنے والوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اللہ اکبر!

کتنا عظیم انسان تھا۔۔۔۔۔۔!

مولا ہمیں بھی ان کی راہ دے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا
، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی !

حضرت علاّمہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خُود پڑھیے، دُوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورہ یوسف سورہ یٰسین)
قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

معجم اصطلاحات
علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

سنابلِ نور
مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل نور کی حکایات مہر و محبت

صبحِ زندگی
اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیات جاوداں کا پیغام

صفیرِ انقلاب
خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوت عمل

پروقار محبت عزت نواز عشق
حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

سراغِ زندگی
فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر

حقیقتِ تقویٰ
تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت
◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابُو درداؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب المنیرؓ
◆ عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ
◆ ابُو ایوب انصاریؓ

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علاّمہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خُود پڑھیے، دُوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورہ یوسف سورہ یٰس)
قرآن حکیم کی جمال آراء اور حکمت افروز تفسیر

معجم اصطلاحات
علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

سنابلِ نور
مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہٗ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت

صبحِ زندگی
اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام

صفیرِ انقلاب
خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل

پروقار محبت عزت نواز عشق
حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

سراغِ زندگی
فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر

حقیقتِ تقویٰ
تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- میلاد النبی بیانِ برکت
- حسن السمت
- فکر بنات
- فکرِ شباب
- معیارِ عمل
- بارِ امانت
- سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ
- ابو درداؓ
- عبدالرحمٰن بن عوفؓ
- جعفر بن ابی طالبؓ
- مصعب الخیرؓ
- عباس بن عبدالمطلبؓ
- صہیب بن سنانؓ
- بلال حبشیؓ
- ابوایوب انصاریؓ

Marfat.com